سیرت طیبہ کی تشریعیاتی حیثیت کا تحقیقی و تاریخی مطالعہ

A Research review of the legislative Status of the Sirah of Holy Prophet ﷺ

*Hafiz Fareed ud-Din

The deeds and actions of the Holy Prophet ﷺ is a practical interpretation of the Holy Qur'an. Allah Almighty has stated his Shari'ah in short but comprehensive words that “take what the Holy Prophet ﷺ has given you and which you forbid”. Therefore, his command is the command of Allah Almighty and not yours. That is why the Holy Qur'an has declared his obedience to be the obedience of Allah Almighty. And from the instructions of the selected scholars of the ummah, it is clear that the legislative status of The Sirah is authenticated. Allah Almighty has given him a special position of Shariah.

As for the legislative status of Sira-e-Taiba, both the special and the general legislation are specific or special to him. Special legislation etc i.e. you have legislated for a specific person at certain times like accepting the condition of a person that he will convert to Islam if he prays only two prayers. The other person cannot join. The general legislation in which you have enacted all kinds of legislation for the common ummah is included. The center and axis of Islamic law is your caste. You have complete control over the status and sanctity, likes and dislikes as you like, for whom you can make Shariah whenever you want. It is as if you are a follower of the Shari'ah. He also has full authority in the brief description of the Qur'an, in the adherence to the Absolute, and the explanation of similarities. You are authorized to legislate as a Shari'ah and Shari'ah in all areas of worship, affairs, debates, and crimes.

Therefore, in this article, the legislative status of His Sira-e-Taiba has been explained in the light of Qur'an and Hadith, Sahabah and Tabi'een, and the commandments of Imams and jurists.

Key Words: Sīrah of the Holy Prophet ﷺ, Shāri‘, legislative status of the Sunnah, general legislation, Special legislation.

تعارف

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے نبی و رسول مبعوث فرمائے اور کتابیں نازل فرمائیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب آخری نبی خاتم النبیین ﷺ پر نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آپ پر نازل فرمایا یعنی قرآن و سنت، وہی شریعت ہے۔ ما انزل اللہ علیٰ نبیہٖ کے علاوہ کو دین کہا جا سکتا ہے نہ شریعت۔ الوہی ہدایت قرآن و سنت اور آپ ﷺ کی اطاعت و محب کے ساتھ مشروط

* Ph.D Research Scholar, Dept. of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.

ہے۔ قرآن ماخذ قانون نہیں بلکہ خود قانون، دستور، ہدایت اور شریعت ہے۔ آنحضرت ﷺ قرآن کے شارح اور شارع ہیں۔ مقالہ ہٰذا میں آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت کو قرآن و حدیث، صحابہ و تابعین کے اقوال و اعمال کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔

تشریع کا لغوی مفہوم:

تشریع کا لفظ "شرع" سے ماخوذ ہے اور خود لفظ تشریع باب تفعیل ہے، شرع کا باب فتح یفتح ہے اور اس کا مصدر شرعا بنتا ہے اور قوم کے صلہ کے ساتھ استعمال ہو تو اس کا معنی ہے قانون بنانا شریعت جاری کرنا۔ عبد الحفیظ بلیاوی لکھتے ہیں:

"شرع (ف)شرعا ۔للقوم " قانون بنانا۔ شریعت جاری کرنا۔لہم الطریق: ظاہر کرنا کیا جاتا ہے شرع الله لنا کذا بشریعته یعنی خدا نے ہمارے لئے ایسا ظاہر کیا"۔[1]

شریعت کی جمع شرائع ہے جس کا معنٰی ہے سنت اور طریقہ کے ہیں۔ وہ طور طریقے جو اللہ جل جلالہ نے اپنے بندوں کے لئے سنن اور احکام کی صورت میں ظاہر اور بیان فرمائے ہیں۔ لوئیس معلوف لکھتا ہے:

" ماشرع الله لعباده من السنن والاحکام "[2]

شریعت کا لغوی معنٰی واضح راستے اور طریق کے بھی ہیں شرع مصدر ہے پھر اس مصدر کو بمعنیٰ راستے کے لئے اسم بنایا گیا ہے اور طریقہ الٰہیہ کے لئے مستعار سے لیا گیا ہے۔ امام راغب اصفہانی لکھتے ہیں:

" الشرع یضیح الطریق الواضح یقال شرعت له طریقا والشرع مصدر ثم جعل اسما للطریق النہج فقبل له شرع وشرع شریعة واستعید ذالک الطریقة الآلھیة ، قال " شرعة ومنهاجا "[3]

راہ اور دستور:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، نے شرع اور منہاج کے درمیان فرق بیان فرمایا ہے قرآن جس کو وارد کرے وہ شرع ہے اور سنت جس کو وارد کرے وہ منہاج ہے۔ قرآنی احکام کو سنت اور حدیثی احکام کو منہاج کا نام دیا گیا ہے۔ حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں:

" الشرعة ما ورد به القرآن، والمنہاج ماورد به السنة "[4]

عبد الحفیظ بلیاوی نے مصباح اللغات میں شرع اور اس کے مشتقات کے معانی میں وسعت پیدا کرتے ہوئے مندرجہ ذیل معانی بھی درج کئے ہیں:

---

[1] ʻAbd al-Hafīz Balyāvī, Misbāḥ al-Lughāt (Multan: Maktabah Imdādiyah, S.N), 427.

[2] Lavīs Maʻlūf, Al-Munjid Fi al-Lughat (Beirūt: Dār al-Mashriq, 1998 A.D), 382.

[3] Abu al-Qāsim Husain bin Muḥammad bin MufaÃal Asfahānī, Taḥqīq: Muḥammad Sayyid Kīlānī, Al-Mufridād Fī Gharīb al-Qur'ān (Karachi: Nūr Muḥammad Kutb Khānah, S.N), 258.

[4] Asfahānī, Al-Mufridād Fī Gharīb al-Qur'ān, 258.

1۔ حق کو غالب کرنا باطل کو مٹانا۔2۔ پانی میں داخل ہونا پانی اوکر سے پینا۔3۔ جانور کو پانی کے گھاٹ پر لے جانا۔4۔ نیزے کو سیدھا کرنا۔5۔ بہادر۔6۔ کشتی۔7۔ چوکھٹ۔8۔ کشتی میں بادبان لگانا۔9۔ جوتے کا تسمہ۔10۔ مثل، برابری مساوی۔ الشرع، الشریعۃ کا مطلب قانون بنانا، شریعت جاری کرنا۔[5] چنانچہ لوئیس معلوف لکھتا ہے:

"اشرع الشریعة : سنها الشرع (مص): ماشرع الله لعباده "۔[6]

"تشرع" عین کی تشدید کے ساتھ ہو تو اس کا معنی شریعت کی پابندی کرنا ہے۔ ارادہ ظاہر کرنے کے لئے تشرع کے لفظ کا استعمال نہیں کیا جاتا ہے۔ مولوی نور الحسن نیر لکھتے ہیں: "عربی میں تشریع۔(ارادہ ظاہر کرنا) ہے تشرع نہیں ہے"[7]

تشریع علم بدیع کی ایک اصطلاح کے طور پر بھی مستعمل ہے۔ سید ریاض حسین شاہ تشریع کی تعریف میں رقمطراز ہیں:

"شعر کی بنیاد قافیوں پر اس طرح ہو کہ دونوں میں سے ایک ساقط ہو جائے تو ان میں سے کسی ایک کے قائم مقام رہنے پر بھی معنی شعر درست رہے"[8]

تشریع کا مادہ اشتقاق اپنے مختلف معانی کے ساتھ قرآن مجید میں مندرجہ ذیل مقامات پر وارد ہوا ہے۔

1۔" شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا "۔[9] ایک دستور اور راہ۔

2۔" ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا "[10] پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستہ پر دین کے کام کے سو تو اسی پر چل ۔

3۔'شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ "۔[11] راہ ڈالدی تمہارے لئے دین میں۔

4۔" اِذْ تَاْتِيْهِمْ حِيْتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعًا "[12]۔ جب آنے لگیں ان کے پاس مچھلیاں ہفتہ کے دن پانی کے اوپر۔

قرآن مجید کی درج بالا آیات میں "شرع" کا لفظ معانی میں استعمال ہوا ہے جس سے حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔ کہ شرع کا لفظ ذو معانی وضع میں ہے جس کو واضع لغت نے مختلف معانی کے لئے وضع کیا ہے۔

لفظ تشریع کے مختلف معانی کی وضاحت کے بعد یہ بات واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے کہ شرع کا لفظ، راستہ، طریق واضح، شارع عام، عادت، گھاٹ، کشتی، بہادر، تیر کو درست کرنا، بلندی، مثل وتمثیل، مساوات، جوتے کا تسمہ، طریق الٰہیہ، چوکھٹ ، کشتی کو بادبان لگانا ، حق کو غالب کرنا اور باطل کو مٹانا ، اور بلند کرنا کے مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے ۔ لغت کے بیان کردہ ان اصلی اور لغوی معانی پر دقت نگاہی سے غور کیا جائے تو ان معانی میں واضح ،راستہ اور اس کے لوازمات کا معنی قدر مشترک ہے جس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ

5 ʿAbd al-Hafīz Balyāvī, Misbāḥ al-Lughāt, 427.

6 Lavīs Maʿlūf, Al-Munjid Fi al-Lughat, 382.

7 Nūr al-ḥasan Nayar, Nūr al-Lughāt (Islamabad: National Book Foundation, 1985A.D), 2:264.

8 Sayyid RiyāÃ Husain Shāh, Muʿajjam Istalāḥāt (Rawalpindi: Idārah Taʿlīmāt e Islāmiyah, S.N), 54.

9 Al-Māʾidah 5:48.

10 Al-Jāthiyah 45:18.

11 Al-Shūrā 42:13.

12 Al-Aʿrāf 7:163.

تشریع کا لغوی مفہوم یہ ہوا کہ قانون بنانا، قانون وضع کرنا، احکامات کو جاری کرنا، اور ان کو نافذ کرنا، آئین بنانا اور نافذ کرنا یعنی آئین اور قانون کی وضع تشکیل اور تنفیذ لفظ تشریع کے لغوی اور اصلی مفہوم میں شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قانون ساز، واضع قانون، اور قانون اور آئین کے تشکیل کنندہ اور نافذ کو شارع کہا جاتا ہے۔ شارع کا معنیٰ ایک عام راستہ بھی ہے قانون بھی ایک عام راستہ اور واضح طریق ہوتا ہے جس پر سب لوگوں کو یکساں چلنا اور چلانا پڑتا ہے۔ لوئیس معلوف لکھتا ہے:

" الشارع ، ج شوارع : الطريق النافذ الذى يسلكه جميع الناس "[13]

تشریع کا اصطلاحی مفہوم

تشریع کا اصطلاحی مفہوم یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ، کے نازل کردہ احکامات اور آڈرز کو واضح کرنا اور ان احکامات کی روشنی میں قانون اور آئین سازی یعنی شریعت کو بیان کرنا، تشریع کے اصطلاحی مفہوم میں شامل ہے۔ شرع بیان اور اظہار کا نام ہے یعنی ایسے طریقے اور مذہب کا بیان اور اظہار جو گھاٹ کا کام دے اور آنے والا اپنی تشنہ طلبی کو بھلائے اور ختم کرتے ہوئے مکمل طور پر سیر اب ہو جائے اور اس کو کسی اور گھاٹ پر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ سید علی بن محمد جرجانی لکھتے ہیں:

"(الشرع) فى اللغة عبارة عن البيان والاظهار يقال شرع الله اذا اى جعله طريقا و مذهبا " [14]

شریعت کے معنی میں وضاحت پیدا کرتے ہوئے یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ شریعت التزام عبودیت کی بجا آوری کا نام ہے اور اس راستے کا نام ہے جو دین میں مکمل طور پر داخل اور شامل کر دیتا ہے اور جو قرآن کا تقاضا بھی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۔[15]

ترجمہ۔ اے ایمان والو۔ داخل ہو جاؤ اسلام میں پورے۔

سید علی بن محمد جرجانی لفظ شریعت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

"هى الائتمار بالتزام العبودية وقيل الشريعة هى الطريق فى الدين "[16]

شریعت کے معنی و مفہوم اور اصطلاحی تعریفات کے بعد واضح ہو جاتا ہے کہ اظہار بیان اور سیدھا راستہ، نشان منزل اور گھاٹ ہے جس پر آجانے کے بعد کسی دوسرے گھاٹ کی تشنگی باقی نہ رہے وہ وہی شریعت ہے جس کو اللہ جل جلالہ، نے اپنے بندوں کے لئے قرآن حکیم کے ذریعے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ مفہوم بھی واضح ہو جاتا ہے کہ شریعت، قانون اور آئین شرعی کی وضع، ساخت اور تشکیل و تنفیذ کا حق اللہ جل جلالہ کے پاس ہی محفوظ ہے اس ذات باری تعالی کے سوا تشریع اور قانون و آئین سازی کسی کے قبضہ اختیار اور اقتدار میں ہرگز نہ ہے۔ شیخ عبد الحق محدث دہلوی تشریع اور حاکمیت کے مفہوم کو اپنے ذوق اور محبت سے یوں تعبیر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ طالب اور مطلوب کے درمیان رابطہ کا سبب ہیں اللہ الصمد ملک کے باد عزیز ہیں ھو اللہ احد کے ملک کے بادشاہ ہیں۔ عشق میں ڈوبی ہوئی آپ کی تحریر یہ ہے:

---

[13] Lavīs Maʻlūf, Al-Munjid Fi al-Lughat, 382

[14] Sharīf ʻAlī bin Muḥammad Jarjānī, Kitāb al-Taʻrīfāt (Beirūt: Dār al-Surūr, S.N), 55.

[15] Al-Baqarah 2:208.

[16] Jarjānī, Kitāb al-Taʻrīfāt, 55

" موجب رابطه طالب و مطلوب عزیز مصر صمدیت ملک مملکت احدیت "[17]

آپ ﷺ کی شارعیت کے بارے میں منظور احمد فیضی رقمطراز ہیں: "حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں ۔شریعت گر ہیں۔ شریعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اداؤں کا نام ہیں۔ اللہ تعالی نے احکام حضور ﷺ کو سپرد کر دیئے ہیں جو چاہیں جس کے لئے چاہیں احکام شریعت سے خاص فرمادیں (اور جو چاہیں جس کے لئے چاہیں حلال و حرام فرمادیں۔ آپ ﷺ حلال بھی فرماتے ہیں۔ حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں)"[18]

امام جلال الدین سیوطی لکھتے ہیں:

"باب اختصا صه صلى الله عليه و آله وسلم بانه يخص من شاء بما شاء من الاحكام "[19]

آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت اتنی مسلم ہے جس کا انکار آفتاب نیمروز کا انکار ہے۔ قرآن مجید مجمل احکامات پر مشتمل ہر شے کو حاوی ایک کتاب ہے اور اس کی تعبیر اور تشریح آپ ﷺ کی زبان درفشاں ہیں۔ تشریعیت کے لغوی اور اصطلاحی توضیحات کے بعد ثمرہ یہ ہے کہ تشریعیت اور تشریعی حیثیت کا معنی و مفہوم، وضع قانون، تشکیل آئین، اور قانون سازی ہے۔ قانون وآئین کی وصفیت اور تشکیل کا حقدار اللہ تعالی ہی ہے۔ اللہ جل جلالہ نے اس تشریعیت کے عظیم منصب اور مقام و مرتبہ پر اپنے خاص بندوں کو فائز فرمایاہے جنکی حیثیت نائب اور خلیفہ ہونے کی ہے۔ جو تشریعی امور کو بطور امانت قرآن و سنت کی روشنی میں وضع کرتے ہوئے نفاذ کے عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریعی حیثیت سب سے اعلی وارفع اور بلند وبالا ہے اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو من جملہ امور اور احکامات میں مختار کل بنادیا ہے۔ قرآن مجید کی حلت و حرمت کی جو شان دلربائی ہے وہی شان سنت کی حلت و حرمت کی ہے آپ ﷺ کی سنت اور سیرت کی تشریعی حیثیت اللہ جل جلالہ، کے حکم اور اذن سے مستقل تشریعی حیثیت ہے۔ اللہ جل جلالہ کے بعد رسول کریم ﷺ وضع قانون، آئین سازی، آئین و قانون کی ساخت پرداخت اور تشکیل و تنفیذ میں اقتدار اعلی کی صفت سے متصف ہیں۔

قرآن اور تشریعی حیثیت

اس عالم رنگ وبو میں موجود ادیان میں وضع قانون یعنی قانون سازی کو اس دین میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت ہے۔ دین اسلام جو اللہ جلالہ کا پسندیدہ دین ہے۔

" اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ "[20]

اس دین متین میں شارعیت بھی وضع قانون، قانون سازی کی حیثیت اور قدرت و طاقت اللہ جل جلالہ کو حاصل ہے، اللہ جل جلالہ کی عطاء سے نبی کریم ﷺ دین اسلام کے شارع، واضع قانون، یعنی قانون ساز کی حیثیت اور اتھارٹی رکھتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ کی حاکمیت،

---

[17] Sheikh ‘Abd al-Haq bin Saif al-Dīn, Akhbār al-Akhyār Ma‘ Maktūbāt (Sakhar: Maktabah Nūriyah RiÃviyah, S.N), 4.

[18] Muḥammad Manzūr Aḥmad FaiÃī, Maqām e Rasūl (Lahore: Diyā’ al-Qur’ān Publications, 2013 A.D), 255,256.

[19] Al-Khasā’is al-Kubrā (Beirūt: Dār al-Kutub al-‘Ilmiyyah, S.N), 2:459.

[20] āl e Imrān 3:19.

شارعیت، وضع قانونیت ذاتی، اصلی اور حقیقی ہے جبکہ آپ ﷺ شارع، واضع قانون اور قانون ساز ہونے میں اللہ جل جلالہ کے نائب اور مظہر ہیں۔ آپ ﷺ کے پاس شارعیت، وضع قانونیت، اور قانون سازی کی جو حیثیت اور اتھارٹی ہے وہ نیابتی اور تفویضی حیثیت کی ہے۔

اللہ جل جلالہ کے رسول کریم ﷺ ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے مطاع مطلق ہیں۔ اللہ جل جلالہ کے احکامات آپ ﷺ کے احکامات ہیں اللہ جل جلالہ کے اوامر ونواہی رسول کریم ﷺ کے اوامر ونواہی کہلائیں تو عین حقیقت ہے۔

قرآن کریم نے آپ ﷺ کی حاکمیت، شارعیت، وجع قانونیت اور قانون سازی کی حیثیت اور اتھارٹی کو بکثرت مقامات پر واضح کر کے اسی حقیقت کی طرف توجہ مبذول فرمائی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ جل جلالہ کا ارشاد مبارک ہے۔

" وَمَآ اٰتَاکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَاکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا"[21]

" فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا "[22]

اطاعت رسول ﷺ اطاعت خداوندی کا ہی درجہ رکھتی ہے۔ رسول کریم ﷺ کی اطاعت کے بغیر اطاعت خداوندی کے تصور کی کوئی صورت این محال است وجنون ہے۔

" قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ "[23]

اللہ جل جلالہ اپنے امر نہی، اخبار، اور بیان میں آپ ﷺ کو اپنے ہی مقام پر فائز کر دیا ہے۔ ان امور میں اللہ جل جلالہ، اور رسول کریم ﷺ کے درمیان تفریق کرنا بالکل جائز نہیں ہے۔

" وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ"[24]

اس آیت میں "ان یرضوہ" میں (ہ) کی ضمیر ایک ذات کو ظاہر کرتی ہے حالانکہ سیاق آیت میں دو ذاتوں کا بیان ظاہر ہے، اس میں اشارہ ہے رسول کو راضی کرنا اللہ ہی کو راضی کرنے کے مترادف ہے۔ ان ذات کی ایک ہی رضا ہے ایک ہی حقیقت ہے ان میں تفریق ہرگز نہیں ہے۔

" وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى "[25]

اللہ کے فرمان اور رسول ﷺ کے فرمان کے درمیان فرق مٹادیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان وحی ہے اور نبی کریم ﷺ کا فرمان بھی وحی ہے۔

اللہ جل جلالہ، رسول کریم ﷺ کے افعال کو اپنی طرف منسوب کرتے ہیں قرآن کریم میں متعدد آیات ایسی ہیں جن میں وحدانیت اور رسالت کے تعلق کو واضح اور آشکار کرنے کے لیئے اللہ جل جلالہ نے اپنے اسم مبارک کے ساتھ ہی اسم رسالت ﷺ کا

---

[21] Al-ḥashr 59:7.

[22] Al-Nisā' 4:65.

[23] āl e Imrān 3:31.

[24] Al-Tawbah 9:62.

[25] Al-Najm 53:3, 4.

ذکر کیا ہے۔ جس رسول کریم ﷺ کی تشریعی اور حاکمیت کا عطاء الٰہی جابت ہونے کی حقیقت آشکارا اور واضح ہو جاتی ہے اسم جلالت اور اسم رسالت ﷺ کے ساتھ ہونے کی چند آیات الوہیت اور رسالت کے درمیان تعلق کو ظاہر کرتی ہیں۔

" اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا "[26]

"ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ"[27]

" اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ "[28]

قرآن مجید کی یہ آیات واضح اور صراحتاً اعلان عام فرماتی ہیں کہ قانون سازی، وضع قانون، شارعیت کی اتھارٹی اور حیثیت صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔ اللہ جل جلالہ کی عطاء اور مہربانی سے یہ حیثیت اور اتھارٹی اسکے رسول کریم ﷺ کے پاس ہے۔ اللہ جل جلالہ، اور رسول کریم ﷺ کے درمیان کوئی فرق، امتیاز، اختلاف، تناقص اور ضد اور تضادیت کا گمان تک کا شائبہ نہ ہے اس اعتبار سے آپ ﷺ تمام جہانوں کے حاکم مطلق، مختار کل، اور مقتدر اعلیٰ کی حیثیت پر فائز ہیں اور تمام خلفاء جو قرآن و سنت کے منہاج پر تھے یا دعویٰ دار تھے وہ آپ ﷺ کے خلفاء کی حیثیت رکھتی ہیں ان کے پاس آپ ﷺ کے قانون تفویضی ہیں، وہ آپ ﷺ کے نائب ہیں۔

خلافت در اصل صاحب شریعت، رسول مقبول ﷺ کی نیابت اور آپ ﷺ سے مفوضہ امور کا ایک منصب ہے جس کا مقصد دنیا کا تحفظ اور دنیاوی امور کو اچھے انداز میں چلاتا ہے۔ خلیفہ کو خلیفہ کے نام سے اس لئے موسوم کیا جاتا ہے کہ وہ خلیفہ امت میں نبی کریم ﷺ کا نائب ہونے کی حیثیت سے حق نیابت ادا کرتا ہے۔

علم عمرانیات کے بانی ابن خلدون اپنی مشہور زمانہ تاریخ کی کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں،

" انه نيابة عن صاحب الشريعة فى حفظ الدين وسياسة الدينا واما تسمية خليفة ملكونه يخلف النبى ﷺفيامته "[29]

دین و ایمان اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول ﷺ کی دعوت پر لبیک کہنے کا نام ہے ان دونوں دعوتوں میں سے صرف ایک ہی دعوت کا انکار کرنے والا دین و دنیا میں مردود ہے۔

حدیث میں تشریعی حیثیت

قرآن مجید کے انداز اور اسلوب کے مطابق آپ ﷺ نے بھی اپنی احادیث مبارکہ میں اپنی تشریعی کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی تشریعی قرآن مجید کے بعد پوری آب و تاب کے ساتھ مسلم ہے۔ قرآن مجید اور سیرت و سنت کا تشریعی میں چولی دامن کا تعلق ہے اور وہ ایک دوسرے کے لیئے لازم و ملزوم اور چاندنی چاند سا تعلق واسطہ اور رابطہ رکھتے ہیں، جن میں سے کسی ایک کی اہمیت اور حجیت اور ضرورت کے انکار سے دین اسلام اور شریعت کا انکار لازم آتا ہے جس سے ایمان

[26] Al-Aḥzāb 33:57.

[27] Al-Anfāl 8:13.

[28] Al-Mujādilah 58:20.

[29] Dr. Tāhir al-Qādrī, Muqadmah Sīrat al-Rasūl, 1:123.

اور اسلام کی ساری عمارت زمین بوس ہوتی نظر آنے لگے گی اللہ جلالہ، کے رسول معظم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ میں اپنی تشریعی حیثیت کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے اور امت کو تلقین فرمائی ہے۔ رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ:

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بهما کتاب الله سنتی "[30]

" میں تم میں دو امر ایسے چھوڑے جارہاہوں جب تک ان دو امروں کو تھامے رہو گے تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکو گے۔ ایک کتاب اور دوسری اپنی سنت "۔

میری ساری امت جنت میں داخل ہو گی سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔ اصحاب رسول ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کون انکار کرے گا،؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میری اطاعت کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور جو میری اطاعت سے روگردانی کرے گا وہ انکار کرنے والا ہو گا (وہ جہنم میں جائے گا)۔ آپ ﷺ کی حدیث کے مطابق آپ ﷺ نے اپنی تعلیمات اور سنت کو ایمان ہی قرار دیا ہے تعلیمات قرآن و سنت کی روشنی میں تشریح یا تشریع کو متضمن ہیں۔ دونوں صورتوں میں آپ ﷺ کی تشریحیتی حیثیت اور تشریعی حیثیت ایمان ہے۔ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق وہ شخص ایمان کی جان سے خالی ہے جب تک اس کی خواہشات آپ ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اور موافق نہ ہو جائیں۔

آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"ایها الناس قد ترکت فیکم ما ان اخذتم به لن تضلوا کتاب الله و عترتی اهل بیتی"۔[31]

اسلاف امت اور تشریعی حیثیت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

خلیفہء اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کی سنت مبارکہ کو اپنے لئے مشعل راہ بنایا، خلافت کے ابتدائی ایام میں جب مختلف فتنوں نے سر اٹھایا تو آپ نے ان فتنوں کی سرکوبی کے لیے آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت کو مشعل راہ بنایا۔ قرآن و سنت کی روشنی میں جب فیصلہ جات پایہء تکمیل کو پہنچ جاتے تو اللہ جل جلالہ، کا شکر ادا فرماتے کہ جس نے ایسے لوگوں کو موجود رکھا جن کے سینوں میں نبی کریم ﷺ کی سنت و تشریعیت کا خزانہ عام ہے۔

"الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا "[32]

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب خلافت پر متمکن ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے طریقہء کار کی جو وضاحت کی اس سے آپ رضی اللہ عنہ کی سنت اور تشریعیت ہی کو اپنے لیے چراغ راہ بنانے کا ذکر ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تک میں اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرتا رہوں تو تم میری اطاعت کرو اگر میں اللہ جل جلالہ، اور اس کے رسول معظم ﷺ کی نافرمانی کروں تو تم پر میری اطاعت نہیں ہے۔ مشہور سیرت نگار ابن سعد نے آپکے یہ الفاظ نقل کیے ہیں:

" اطیعونی مااطعت الله ورسوله فان عصیت الله ورسوله فلا اطاعة لی علیکم "[33]

[30] Imām Mālik bin Anas, Al-Mu'attā (Karachi: Nūr Muḥammad Kutub Khānah, S.N), 702.

[31] Yūsuf bin Ismā'īl Nabhānī, Al-Sharf al-Mu'abd Li āl e Muḥammad (Egypt: Mustafā al-Bābī Al-ḥalbī, S.N), 362.

[32] Dr. 'Abd al-Ra'ūf Zafar, Atrāf e Sīrat, 83.

[33] Jalāl al-Dīn bin Abī bakr Suyūtī, Tārīkh al-Khafā' (Beirūt: Dār al-Minhāj, 1434 A.H), 153.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ قرآن کے بعد آپ ﷺ کی تشریعی کی بالادستی کو تمام مسائل میں دیکھنے کے خواہاں تھے قرآنی آیات کے بارے میں شبہات پیدا کیئے جانے کے خطرہ کو قبل از وقت بھانپتے ہوئے آپ نے فرمایا ایسے حالات میں آپ رضی اللہ عنہ، نے سنن کے ذریعے گرفت کرنے اور شبہات کے جوابات دینے کو فرمایا آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک اہل سنت ہی اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔ علی متقی ہندی آپ رضی اللہ عنہ کے قول کو نقل فرماتے ہیں:

"سیاتی قوم یجادلونکم بشبهات القرآن فخذوهم بالسنن فان اصحاب السنن اعلم بکتاب الله "[34]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نے خطبہ میں فرمایا تمہارے لیئے سنت، فرائض، احکام مقرر ہو گئے ہیں۔ روشن راستہ تمہارے لئے صاف ہے اب کوئی صورت نہیں رہتی ہے کہ تم لوگوں کی وجہ سے ادہر ادہر بھٹکتے پھرو۔ مالک بن انس آپ کا خطبہ نقل کرتے ہیں:

"ایها الناس قد سنت لکم السنن وفرضت لکم الفرائض وترکتم علی الواضحة الا ان تضلوا باالناس یمینا و شمالا "[35]

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، نے عورت کے پیٹ میں ساقط بچے کی دیت کے بابت مشورہ کیا۔ حضرت مغیرہ نے کہا رسول کریم ﷺ نے دیت ایک غلام یا لونڈی مقرر کی تھی۔ اس بات پر آپ نے شہادت مانگی تو حضرت محمد بن مسلم نے شہادت دی تو آپ نے سزا فوراً نافذ کر دی۔[36]

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ احادیث اور سنن کے معاملہ میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی من جملہ مرویات کی تعداد ایک چھیالیس ہے۔ جن میں سے تین احادیث کو امام بخاری اور امام مسلم علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میں لائے ہیں، وہ متفق علیہ احادیث ہیں۔ آٹھ بخاری میں اور (5) مسلم شریف میں ہیں قلت روایت سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حدیث، سنت اور حیثیت تشریعی میں آپ کو لگاؤ نہ تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ روایت میں آپ احتیاط سے کام لیتے تھے۔ تشریعی اور سنت کی بالادستی دیگر اصحاب کی روایات اور مرویات اور بیانات کی روشنی میں آپ قائم رکھتے تھے روایت کی ذمہ داری سے آزاد رہ کر دیگر اصحاب کی روایت پر کلی اعتماد کرتے تھے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف نے جن الفاظ اور شرائط پر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعت کی تھی ان الفاظ سے حضرت عثمان غنی اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف کا کتاب و سنت، سیرت مصطفیٰ ﷺ اور آپ ﷺ کی تشریعی کی حیثیت کے متعلق ایک گہرا تعلق اور توجہ خاطر کا اظہار ہوتا ہے کہ یہی امور سعادت سرمدی کی ضامن ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کتاب و سنت اور شیخین کی سیرت پر بیعت کی تھی۔ چشم فلک نے عثمانی دور خلافت میں نظارہ کیا اور آپ بال برابر اپنے بیعت کے عہد سے متجاوز نہ ہوئے۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کے الفاظ بیعت مسند احمد بن حنبل میں بایں طور ہیں۔

---

[34] Suyūtī, Tārīkh al-Khafā', 85

[35] Suyūtī, Tārīkh al-Khafā', 86.

[36] Muslim bin ḥajjāj Al-Qusheirī, Al-Jāmi' Al-Saḥīḥ (Saudi 'Arab: Maktabah Dār al-Salām, 1429 A.H), 976. Hadīth No. 4397.

"ابایعک علی کتاب الله وسنة رسوله وسیرة ابی بکر و عمر رضی الله عنهما "[37]

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حدیث بیان کرنے پر اپنے قول سے رجوع کرتے ہوئے قرآن وسنت کی بالادستی اور تشریعیت کی اہمیت اور ضرورت کو اپنی بات پر مقدم رکھا۔[38]

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ شہر مدینہ کے باب، چچازاد بھائی، اور داماد ہیں۔ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت مسلم ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے چند مرتدین کو جلانے کا حکم دیا تو حضرت عبد اللہ بن عباس نے حدیث بیان کی جو اپنا دین بدلے اسی کو قتل کردو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ، نے حدیث سن کر حضرت عبد اللہ ابن عباس کی صداقت کی تعریف فرمائی۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت کو اپنی رائے پر مقدم رکھا۔ امام ترمذی السنن میں حدیث لائے ہیں: " حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی تشریعاتی حیثیت کی فوقیت بیان کی دین کا دارومدار ذاتی رائے اور قیاس آرائیوں پر نہیں ہے۔"[39]

حضرت عمر بن عبد العزیز

حضرت عمر بن عبد العزیز بنو امیہ کے چشم وچراغ تھے اور اپنی حکومت کے نظم ونسق اور عدل وانصاف اور امت کی خیر خواہی کے جذبہ سے معمور ہونے کی وجہ سے آپکو "عمر ثانی" کے لقب سے بھی یاد کیا جاتا ہے آپ کا دور حکومت خلفائے راشدین کے منہج اور اسلوب پر ہونے کی وجہ سے خلافت راشدہ کی یاد تازہ کرنے میں شاہد عادل تھا۔ عالم اسلام کی آپ ہی پہلی شخصیت پر وقار ہیں جنھوں نے سرکاری آڈرز کے ذریعے احادیث نبویہ ﷺ کی تدوین کی داغ بیل ڈالی اور شہاب زہری جیسے عظیم محدث کو اسکی تدوین پر مامور کیا حدیث کی تدوینی خدمت ہی ظاہر کرتی ہے کہ آپ کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کی تشریعیت کا کیا مقام و مرتبہ تھا۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفۃ علیہ الرحمۃ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ "امام اعظم "[40] کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ اصحاب رسول ﷺ کی صفات اور کمالات کے جامع ہیں قرآن، حدیث، تفسیر، فقہ، اور دیگر اسلامی علوم وفنون میں امامت کے مقام و مرتبہ پر فائز ہیں۔ موافق اور غیر موافق سبھی آپ کے فضائل و کمالات اور مناقب و مراتب کے معترف ہیں۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ سر تاج المحدثین کے نزدیک سیرت مصطفیٰ ﷺ کا تشریعی مقام و مرتبہ روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے فقہی مذہب کی بنیاد ہی قرآن و سنت ہے۔ آپ کا مذہب وہی بات بنی جو حدیث سے ثابت ہوئی۔ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

"اذاصح الحدیث فهو مذهبی "[41]

---

[37] Dr. ʻAbd al-Ra'ūf Zafar, Atrāf e Sīrat, 88.

[38] Nisā'ī, Al-Sunan, Hadīth No. 2734.

[39] Muḥammad bin ʻIsā TirmaÃī, Al-Sunan (RiyāÃ: Maktabah Al-Maʻārif, S.N), 345. Hadith No. 1458.

[40] Muḥammad Siddīq ḥassan Khān Qanūjī, Al-ḥitah Fī Zikr al-Siḥāḥ al-Sittah, 76.

[41] Dr. ʻAbd al-Ra'ūf Zafar, Atrāf e Sīrat, 91.

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کی مجلس پر وقار میں ایک شخص آیا۔ مجلس حدیث شریف کی تلاوت سے کشت زعفران بنی ہوئی تھی۔ اس شخص نے کہا کہ احادیث کو چھوڑ دو۔ حضرت امام اعظم نے یہ سن کر اس شخص کی سخت ڈانٹ ڈپٹ کی اور سخت سست کہا۔ فرمایا اگر سنت نہ ہوتی ہم میں سے کوئی بھی قرآن کو سمجھ نہ پاتا۔ قرآن کی تفہیم سنت ہی پر موقوف ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ عالم اسلام کی وہ واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اللہ جل جلالہ، کے عائد کردہ فرائض، اور رسول کریم ﷺ کے عائد کردہ فرائض میں فرق فرمایا ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ نے احکام الٰہیہ اور تشریعیہ مصطفویہ میں مراتب کا فرق بتا کر ان کی بالادستی کو قائم و دائم فرمایا ہے۔ اور یوں ان کا ادب دوسرے آئمہ کی نسبت اللہ تعالی سے زیادہ ہے۔

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ

حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ عالم مدینہ کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ آپ کے دل و جان میں رچی بسی ہوئی تھی آپ رضی اللہ عنہ اھل مدینہ کے عمل کو بھی حجت قرار دیتے تھے جس سے آپ رضی اللہ عنہ کی حدیث، سنت، اور سیرت مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور الفت ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفۃ علیہ الرحمۃ کے قائم کردہ فقہی ترتیب کے نقش اول پر آپ ہی نے عالم اسلام میں سب سے پہلے حدیث شریف کی کتاب "المؤطا" کو ترتیب دیا۔ جس کو بخاری کی تالیف سے پہلے کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب ہونے کا شرف حاصل رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ، اپنے ماننے والوں کو فرمایا کرتے تھے کہ میرے فتاویٰ جات پر مقدم حدیث رسول ﷺ ہی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے سوا ہر کسی کی بات کو چھوڑا اور اپنایا جاسکتا ہے۔ امام مالک علیہ الرحمۃ کو امام دار الھجرۃ بھی کہا جاتا ہے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ

آپ رضی اللہ عنہ تشریعیہ مصطفیٰ ﷺ پر بہت سختی سے عامل اور پابند تھے۔ آپ کے فرمان کے مطابق جو خبر رسول کریم ﷺ سے محدثین کے نزدیک ثابت ہو اور آپ کا قول اس کے خلاف ہو تو آپ کے مطابق آپ اس سے اپنی زندگی میں اور اپنی موت کے بعد اس سے رجوع کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنے مذہب کی بنیاد صحیح حدیث پر رکھی ہے۔ آپ نے ہر حدیث کو بڑے غور و فکر سے پرکھا روایت اور درایت کے اصولوں کی کسوٹی پر پرکھنے کے بعد جو حدیث آپ کے نزدیک صحیح ثابت ہوئی آپ نے اسکو اپنا مذہب بنالیا۔

امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اذا صح الحدیث فھو مذھبی"[42]

حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ نے فرمایا جو میرا قول حدیث صحیح کے خلاف ہو تو اس وقت میری تقلید چھوڑ دو حدیث رسول ﷺ پر عمل کرو۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ آئمہ اربعہ میں سے چوتھے امام ہیں۔ آپ کا فقہی مذہب عرب میں بہت پھیلا ہے حرمین شریفین میں آپ علیہ الرحمۃ کے مذہب ہی کی پیروی اور تقلید جاری و ساری ہے۔ آپ کے مذہب کی بنیاد حدیث پر ہے۔ کیونکہ آپ علیہ الرحمۃ کو حدیث کی درس و تدریس اور جمع و ترتیب اور تدوین سے بہت زیادہ شغف رہا ہے۔ آپ نے حدیث شریف میں ایک کتاب تصنیف

[42] Dr. ʻAbd al-Raʼūf Zafar, Atrāf e Sīrat, 93.

فرمائی ہے جس میں 30ہزار کے قریب احادیث ہیں۔[43] جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ الرحمۃ کو حدیث سے بہت زیادہ ممارست ہے۔ جس کی وجہ سے آپ کے مذہب پر ظاہر حدیث کا تفقہ غالب ہے۔ آپ علیہ الرحمۃ دوسرے آئمہ ثلاثہ کی طرح حدیث و سنت اور تشریعیِ مصطفیٰ ﷺ کو قرآن کے بعد مقدم رکھتے ہیں۔

آئمہ اربعہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ، حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ، حضرت امام شافعی علیہ الرحمۃ، اور حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمۃ کے دل و دماغ میں قرآن و سنت کی ذاتی رائے اور فکر پر فوقیت، ترجیح اور تقدیم کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ قرآن و سنت پر ذاتی رائے کو فوقیت دینا ان قدسی صفات شخصیات کے حاشیہ ءخیال میں بھی نہ تھی۔ آپ سب لوگوں نے اپنے مذاہب کے اصول وضوابط میں قرآن و سنت کو مقدم رکھا۔ اپنے اصحاب کو قرآن و سنت کی پابندی کی تعلیم دیتے ہوئے دین میں رائے کے دخل کو منع فرمایا اور تشریعیِ مصطفیٰ ﷺ کا علم بلند کرنے میں آپ نے اور آپ کے اصحاب نے وہ کارہائے نمایاں سرانجام دیئے جن کی مثال مستقبل دینے سے قاصر اور خاسر رہے گا۔

اعیان امت اور تشریعی حیثیت

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی

حضرت امام عبد الوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ کے نزدیک اللہ جل جلالہ نے، آپ ﷺ کو اختیار دیا تھا کہ آپ ﷺ جو چاہیں اپنی طرف سے حکم مقرر فرمادیں اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو اختیار فی التشریع کا اعلیٰ منصب نہ دیا ہوتا تو آپ ﷺ اللہ جل جلالہ، کی حرام کردہ اشیاء میں سے مستثنیٰ کرنے کی جرات ہرگز نہ فرماتے۔

اسی مضمون کو امام عبد الوہاب شعرانی اپنی ایک دوسری کتاب کشف الغمہ میں بیان فرماتے ہیں:

" وكان له ان يخص من شاء مما شاء من الاحكام ---وكان انس رضى الله عنه يصوم من طلوع الشمس لا من طلوع الفجر فا الظاهر انها خصوصية له "-[44]

اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو شریعت کے احکام میں اختیار اور منصب عطاء فرمایا تھا کہ آپ ﷺ جو چاہیں جس کے لیئے چاہیں مخصوص فرمادیں۔

ابن تیمیہ

امام ابن تیمیہ سرور کون و مکاں ﷺ کی تشریعاتی حیثیت کے بیان میں رقمطراز ہیں:

"وقد اقامه الله (الصلوٰة والسلام) مقام نفسه فى امره ونهيه واخباره وبيانه "[45]

اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو امر، ونہی اور خبر و بیان میں اپنا قائم مقام بنایا ہے۔

[43] Dr. ʻAbd al-Ra'ūf Zafar, Atrāf e Sīrat, 94.

[44] ʻAbd al-Wahāb bin Aḥmad bin ʻAli Shaʻrānī, Kashf al-Ghummah ʻAn Jamīʻ al-Ummah (Beirūt: Dār al-Kutub al-ʻIlmiyyah, 1419 A.H), 2:62,63.

[45] Aḥmad bin ʻAbd al-ḥalīm bin ʻAbd al-Salām Ibn e Taimiyah, Al-Sārim al-Mas'ūl ʻAlā Shātam al-Rasūl (Multan: Nashr al-Sunnah, S.N), 41.

ابن قیم

آپ ﷺ نے جو خصوصی فیصلہ جات فرمائے تو وہ آپ ﷺ کی تشریعیب عامہ ہے۔

امام ابن قیم لکھتا ہے۔" كانت اقضيته عليه الصلوٰة والسلام الخاصة تشريعا عاما"۔[46]

امام نووی

آپ ﷺ کو اختیار ہے کہ آپ ﷺ عموم میں سے جو چاہیں مخصوص فرمالیں۔

امام نووی لکھتے ہیں:

"وللشارع ع قليه الصلوٰة والسلام ان يخص من العموم ماشاء "۔[47]

ملا علی قاری

مشکوٰۃ المصابیح "کے عظیم شارح حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ حدیث ربیعہ کی شرح میں فرماتے ہیں ۔ہمارے آئمہ کرام نے آپ ﷺ کی خصوصیت میں سے شمار کیا ہے کہ آپ ﷺ جس کے لئے جو چاہیں جو مخصوص فرمادیں۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں:

''عند ائمتنا من خصائصه عليه الصلوٰة والسلام انه يخصمن شاء مما شاء ''[48]

امام فاسی

دلائل الخیرات کے عظیم شارح امام فاسی علیہ الرحمۃ آپ ﷺ کے نام مبارک "وکیل "کی شرح میں فرماتے ہیں ۔احکام شریعت آپ ﷺ کے سپرد کیئے گئے ہیں۔آپ ﷺ اپنے اجتہاد سے حکم فرماتے تھے۔یہ آپ ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خصوصیت میں سے ہے۔

" ان يكون المراد التفويض اليه في الاحكام الشريعة فيحكم باجتهاده حسبما ذكرو
افي خصائصه انه يجوز ان يقال له احكم بما تشاء مما حكمت به فهو صواب موافق
لحكمي على ما صححه الاكثرون في الاصول اليس ذٰلک لغيره''[49]

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ

شیخ عبد الحق محدث دہلوی جو بارگاہ رسالت مآب ﷺ کے حضوری تھے۔"بعض اولیاء اللہ ایسے بھی گزرے ہیں کہ خواب میں یا حالت غیبت میں روز مرہ ان کو دربار نبوی ﷺ میں حاضری کی دولت نصیب ہوتی تھی ایسے حضرات صاحب حضوری کہلاتے ہیں انہیں میں سے ایک حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی ہیں کہ یہ بھی اس دولت سے مشرف تھے اور صاحب حضور ﷺ تھے "۔[50]

---

[46] Muḥammad Manzūr Aḥmad FaiÃī, Maqām e Rasūl, 377.

[47] Nūr al-Dīn bin Sultān Muḥammad harvī Mullā 'Alī Qārī, Mirqāt al-Mafātīḥ Sharaḥ Mishkāt al-Masābīḥ (Beirūt: Dār al-Kutub al-'Ilmiyyah, 1422 A.H), 2:567.

[48] Mullā 'Alī Qārī, Mirqāt al-Mafātīḥ, 2:567.

[49] Imām Muḥammd Mahdī, Matāli' al-Musar'āt (Lailpur: Maktabah RiÃviyah, S.N), 123.

[50] Muḥammad Ashraf 'Alī Thānvī, Al-AfāÃāt al-Yawmiyah Min al-Afādāt al-Qawmiyah (Multan: Idārah Tālīfāt Ashrafiyah, 1429 A.H), 10:75, 2:129,130.

شیخ محقق علیہ الرحمۃ پاک وہند بر صغیر کی پہلی وہ شخصیت ہیں جنہوں نے حدیث کی درس و تدریس، تصنیف و تالیف، اور اشاعت و ترویج میں سب سے پہلے کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی قنوجی کے مطابق تو آپ بر صغیر میں سب سے پہلے حدیث شریف کے علم کو لانے والے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ حدیث شریف کا علم آپ سے پہلے آچکا تھا مگر درسا، تدریسا، تصنیفا، تالیفا، اور اشاعتا، اور ترویجا، آپ کو سبقت حاصل ہے۔ نواب صدیق حسن خان لکھتے ہیں۔ "وھو اول من جآء بہ فی ھٰذا الا قلیم "[51]

حضرت محقق کے نزدیک تشریعیت میں آپ ﷺ کو اختیار کلی حاصل تھا کہ آپ ﷺ بعض احکام کی بعض اشخاص کے لئیے تخصیص فرمائیں۔ آپ ﷺ جو چاہیں جس کے لئے چاہیں حلال و حرام کر دیں۔ جس کے لئے چاہیں مخصوص فرمادیں اور جس کے لئے چاہیں آپ ﷺ مخصوص نہ فرمائیں۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے نزدیک تشریعیت میں آپ ﷺ ماذون اور مختار ہیں اور یہ آپ ﷺ کے خصائص اور فضائل میں سے ہے۔ جسکو جس میں سے چاہتے ہیں خاص کر دیتے ہیں۔ ساری شریعت اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے حوالے کر دی ہے جس میں جسے چاہیں ترمیم کریں اور اضافہ فرمائیں۔

تشریعیت کی اقسام

اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم ﷺ کی تشریعی حیثیت میں ان اقسام کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جن میں رسول معظم ﷺ کی تشریعیت قانون سازی، حکم سازی، اور حاکمیت کی بالادستی قرآن مجید سے نہیں بلکہ یہ تشریعیت براہ راست آپ ﷺ کی سنت نبوی ﷺ سے معرض وجود میں آئی ہے اس تشریعیت میں آپ ﷺ خود ہی اپنی زبان وحی سے، تشریعیت، وضع قانون، حاکم سازی اور اپنی حاکمیت بیان فرماتے ہیں۔ بنیادی طور پر آپ ﷺ کی تشریعیت کی دو اقسام ہیں۔ 1۔ تشریعیت بحیثیت شارح قرآن 2۔ تشریعیت بحیثیت شارع۔

تشریعیت بحیثیت شارح قرآن

اس تشریعیت میں آپ ﷺ قرآن مجید کے تمام احکام الٰہیہ کی توضیح، وضاحت اور تفسیر آپ ﷺ فرماتے ہیں آپ ﷺ کی تفسیر، توضیح اور تفسیر کی اعتباریت اور اہمیت تشریعیت بصورت شارحیت ہے۔

تشریعیت بحیثیت شارع

رسول معظم ﷺ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ گہر بار کی طرف سے براہ راست شارع بھی ہیں ایسے احکام جو قرآن مجید میں براہ راست مذکور نہ ہیں آپ ﷺ نے ان کو بیان فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت، اور جس جانور پر بوقت ذبح غیر اللہ کا نام لیا جائے ان کو حرام فرمایا ہے۔ ان حرام کردہ جانوروں کے علاوہ کئی ایسے جانور ہیں جن کو آپ ﷺ نے حرام فرمایا ہے۔ عورتوں کے لئے سونے کی دھات بناؤ سنگھار کے استعمال میں جائز ہے جبکہ آپ ﷺ نے سونے کو اپنی ہی شارعیت کی بنا پر مردوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔ ریشم کو مردوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔ ایسے ہی ان گنت امور شریعت اسلامیہ میں آپ ﷺ کی شارعیت ہی کو ظاہر اور بیان کرتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ، کے رسول معظم ﷺ کی اس براہ راست شارعیت کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ 1۔ جنائی تشریعیت 2۔ تسببی تشریعیت 3۔ کفاراتی تشریعی 4۔ نہی تشریعیت 5۔ شہاداتی تشریعیت۔

---

[51] Muḥammad Siddīq ḥassan Khān Qanūjī, Al-ḥitah Fī Zikr al-Siḥāḥ al-Sittah, 146.

1۔ جنائی تشریع

اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو جنایات کے باب میں تشریع کا اختیار تفویض فرمایا ہے، جنایات سے مراد وہ سزائیں ہیں جو کسی منع شدہ معاملہ کے ارتکاب کی صورت میں دی جاتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ نے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جنایات کا بیان قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ شراب کی حرمت، کا حکم قرآن مجید میں موجود اور مذکور ہے۔ حد شراب شراب کی حد یعنی شراب پی لینے کی صورت میں اس کی کیا سزا ہے۔ شراب کی حد کا ذکر قرآن مجید میں موجود نہیں ہے شراب پینے کی سزا قرآن مجید نے نہیں مگر آپ ﷺ کی سیرت نبویہ ﷺ سے ثابت ہے وہ سزا ہے اسی (80) کوڑے۔ شراب کی سزا80 کوڑے وہ تشریع ہے جو سیرت مصطفیٰ ﷺ سے براہ راست شریعت اسلامیہ کا حصہ بنی ہے۔ رجم کی حد، شادی شدہ مرد وعورت زنا کریں تو ان کی سزا، مرتد کی سزا جو اسلام قبول کرنے کے بعد اسلام سے پھر جائے کی سزائے موت بھی آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کی براہ راست شارعیت ہی کی وجہ سے دین اسلام کا حصہ ہیں۔

2۔ تسببی تشریع

تسببی تشریع سے مراد آپ ﷺ کی وہ قانون سازی اور وضعیت قانون ہے جو کسی دوسرے قانونی فعل کی وجہ اور سبب سے معرض وجود میں آیا ہو۔ دوسرے قانونی فعل کی وجہ سے وجود میں آنے والے قانون کی وضعیت سیرت مصطفیٰ ﷺ سے ہی ہوئی ہو۔ شریعت اسلامیہ میں قاتل مقتول کی وراثت کا حقدار نہیں ہوتا ہے اور وہ مقتول کی وراثت کا وارث نہیں ہوتا ہے۔ قاتل کا محروم الارث ہونا کی تشریع یعنی قانون سازی سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی سے ثابت ہے۔

3۔ کفاراتی تشریع

کفارہ کا مفہوم یہ ہے کہ شریعت کے کسی امر کو توڑنے کی صورت میں کفارہ ادا کیا جاتا ہے تاکہ شریعت کے قانون کی خلاف ورزی کی تلافی ہو جائے۔ خلاف ورزی کا وہ گناہ مٹ جائے اور سر سے ذمہ اٹھ جائے روزہ کو جان بوجھ کر توڑنا قضا اور کفارہ کو لازم کرتا ہے کفارہ صوم یہ کہ روزی توڑنے والا شخص مسلسل ساٹھ (60) روزے رکھے۔ یا وہ شخص ساٹھ (60) مساکین کو دو وقت کا کھانا کھلائے۔ کفارہ صوم کی تشریع کا لزوم آپ ﷺ کی براہ راست تشریع ہی کی وجہ سے ممکن آیا ہے، جس کا قرآن مجید میں ذکر نہیں ہے۔

4۔ تشریع نہی

قرآن مجید میں حرام کردہ اشیاء اور امور محدود اور قابل شمار ہیں جن کا صراحتاً ذکر قرآن مجید میں موجود ہے، اللہ جل جلالہ، کے عطا کردہ اختیار سے آپ ﷺ نے براہ راست خود تشریع، قانون سازی، اور وضعیت قانون کے اختیار کو استعمال کرتے ہوئے بعض اشیاء و اعمال کو خود حرام ٹھہرالیا ہے۔ مردوں کو ریشم حرام ہے قرآن مجید میں اس کا حرام ہونا مذکور نہیں ہے۔ اسی طرح سونے کے زیورات کا مردوں کو استعمال کرنا حرام ہے۔ اس جیسے دیگر اشیاء و اعمال کو جو حرام ٹھہرایا گیا ہے انکی یہ حرمت براہ راست سنت نبوی ﷺ سے ثابت ہے جو آپ ﷺ کی تشریعی حیثیت علی التصویر ہے۔

5۔ شہاداتی تشریع

مقدمات میں عدالتی ضابطہ جات اور شہادات کے قوانین اور اسی تناظر میں سزائیں جنکو تعزیرات اور سیاست سے تعبیر کیا جاتا ہے شہاداتی ضابطہ جات اور دیگر معاملات جن کی حیثیت اسلام اور احکام میں مسلم ہے یہ بھی براہ راست آپ ﷺ کی سیرت سے ثابت

ہوتی ہے عدالتی معاملات اور ضابطہ جات کی یہ حیثیت آپ ﷺ کی تشریعیہ ہی کی وجہ سے ممکن اور صورت وجود میں آتی ہے گواہی مدعی کے ذمہ اور قسم منکر کے ذمہ لازم ہے۔ جیسے شہاداتی امور میں آپ ﷺ کی تشریعیہ ہی کار فرما ہوتی ہے۔

خصائص تشریعیہ

اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تشریعیہ کا جو مقام و مرتبہ اور منصب عطاء فرمایا ہے اس تشریعاتی مقام و مرتبہ کی مندرجہ ذیل دو اقسام ہیں۔ 1۔ تشریعیہ عامہ 2۔ تشریعیہ خاصہ۔

تشریعیہ عامہ

حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو جو تشریعیہ ،وضع قانون اور قانون سازی، کا جو اختیار اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو عطا فرمایا ہے اس میں تشریعیہ عامہ کا مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کے وہ قانون اور قانون سازی جس کا براہ راست تمام امت کے ہر فرد سے تعلق ہے۔ آپ ﷺ کی اس تشریعیہ کی اطاعت فرمانبرداری امت کے ہر فرد پر لازم اور ضروری ہے۔ جس سے سر مو انحراف اور انکار خسران اور ضلالت ہے۔ آپ ﷺ نے جو واجبات، فرائض، سنن، مستحبات، حرام، مکروہ تحریمی، مکروہ تنزیہی اور اساءت وغیرہ کے امور جو عبادات معاملات اور مناکحات، کے متعلق بیان فرمائے ہیں جن کے ذکر سے قرآن مجید خاموش ہے یہ سب امور جو امت کے لئے نمونہ عمل کے طور پر مشعل راہ ہیں انکی حیثیت ہی آپ ﷺ کی تشریعیہ عامہ کی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے ۔عبادات، معاملات، اور مناکحات کے من جملہ امور اور لوازم وغیر لوازم کی تشریعیہ آپ ﷺ کی تشریعیہ عامہ ہے۔ اللہ جل جلالہ، نے نماز، زکوٰۃ، حج، اور جہاد کا حکم قرآن مجید میں واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے ۔کیفیات نماز، نصاب زکوٰۃ، مناسک حج، اور احکام جہاد کے بارے میں قرآن خاموش ہے۔ کیفیات، نصاب، مناسک، اور جہاد کے احکام کی قانون سازی اور تشریعیہ آپ ﷺ نے کی ہے جس کی اتباع اور اطاعت سعادت دنیوی اور اخروی کی ضمانت ہے جبکہ انحراف اور انکار قعر ضلالت میں جا گرنے کے برابر ہے۔ اللہ جل جلالہ، کا ارشاد مبارک ہے۔

" اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِيْ كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۭ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ ۙ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [52] "

"وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے غیب کی خبریں دینے والے کی جسے لکھا ہوا پائیں گے اپنے پاس توریت اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا اور برائی سے منع کرے گا اور ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا اور ان پر سے وہ بوجھ اور گلے کے پھندے جو ان پر تھے اتارے گا تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس کی نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے"۔

قرآن مجید کی یہ آیت حلت و حرمت، امر و نہی اور بوجھ کے ہلکا کرنے، جیسے امور میں آپ ﷺ کی تشریعیہ عامہ کی توضیح اور وضاحت اور اللہ جل جلالہ کی طرف سے حلت و حرمت کے اختیار کو واضح کرنے میں کافی اور شافی ہے۔ مسواک کے استعمال اور حج کی بابت

157/7 al-araaf

[52] Al-Aʻrāf 7:157.

آپ ﷺ کے فرامین وغیرہ کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ امور فرض ہو جاتے ۔ قرآن مجید کے بعد من جملہ شریعت اور اسلام آپ ﷺ کی تشریعیت عامہ کی عملی تصویر ہے۔

تشریعیت خاصہ

تشریعیت عامہ کی تفویض کے ساتھ اللہ جل جلالہ، نے آپ ﷺ کو تشریعیت خاصہ کے بھی مقام ومرتبہ پر بھی فائز فرمایا ہے۔ تشریعیت خاصہ کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ کی وہ تشریعیت ،شریعت اور قانون سازی جس کا تعلق امت کے ہر فرد کے ساتھ نہیں ہے کہ اس پر اس کی پیروی، اطاعت یا اس نمونہ عمل کو اپنے لئے مشعل راہ بنائے بلکہ اس پر عمل لازم نہ ہے اس تشریعیت اور شریعت کو دل و جان سے آپ ﷺ کے اختیار کو تسلیم کرنا ضروری اور مومن ہونے کا ثبوت فراہم کرنا ہے۔ تشریعیت خاصہ اپنی ذات اور غیر کے اعتبار سے مندرجہ ذیل دو اقسام میں تقسیم ہے۔1۔ تشریعیت خاصہ لذاتہ 2۔ تشریعیت خاصہ لغیرہ۔

1۔ تشریعیت خاصہ لذاتہ

تشریعیت خاصہ لذاتہ سے مراد آپ ﷺ کے وہ خصائص ہیں جن میں امت کے کسی فرد کی شمولیت ناممکن اور محال ہے۔ تشریعیت خاصہ کے خصائص میں آپ ﷺ بے نظیر و بے مثال ہیں اور کسی شریک کی شرکت سے آپ ﷺ لاشریک ہیں۔ تشریعیت خاصہ کے خصائص قرآن وسنت کے انوار سے آفتاب نیمروز کی طرح چمک رہے ہیں۔ قرآن مجید میں ایک مرد کو چار شادیوں کی اجازت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

" فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ "[53]

آپ ﷺ نے چار سے زائد رشتہء ازدواج میں منسلک ہوئے اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات آپ ﷺ کے ظاہری وصال پر کمال کے بعد نکاح نہیں کر سکتی تھیں اور وہ امت مسلمہ کی امہات المؤمنین مائیں ٹھہریں۔" وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ "[54]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مخدومہء کائنات حضرت فاطمۃ زہراء رضی اللہ عنھا کی موجودگی میں ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تو آپ ﷺ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا کہ اللہ جل جلالہ، کے دشمن کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کے ساتھ نہیں رہ سکتی ہے آپ ﷺ تشریعیت خاصہ ذاتیہ کا اظہار فرماتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئیے خاتون جنت رضی اللہ عنھا کی حیات مبارکہ میں دوسرا نکاح حرام فرمادیا۔[55]

2۔ تشریعیت خاصہ لغیرہ

تشریعیت خاصہ لغیریہ کا معنی و مفہوم یہ ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی ظاہری حیات طیبہ میں اپنے اصحاب میں سے کسی ایک اصحابی کے لئیے خصوصی رعایت کے ساتھ تشریعیت اور قانون سازی کی ہو جو صرف اسی صحابی کے لئے مخصوص ہو جس میں کوئی دوسرا شریک نہ ہو اور نہ ہی کوئی دوسرا اس خصوصی رعایت کو اپنے لئیے نمونہء عمل بنانے کا مجاز ہو۔

رسول کریم ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اس نے اسلام قبول کرنے کی یہ شرط پیش کی کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا۔ تو آپ ﷺ نے تشریعیت خاصہ لغیرہ کا اظہار فرماتے ہوئے اس شخص کی دو نماز پڑھنے کی شرط کو قبول فرمالیا تو وہ شخص مسلمان ہو گیا۔

---

[53] Al-Nisāʾ 4:22.

[54] Al-Aḥzāb 33:56.

[55] Muḥammad Manzūr Aḥmad FaiÃī, Maqām e Rasūl, 367.

"عن رجل منهم انه اتى النبى صلى الله عليه وآله وسلم "[56]

2۔ آپ ﷺ نے حرم مکہ کی گھاس کو کاٹنے سے منع فرمایا پھر اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی عرض پر اس گھاس کو حکم سے نکال دیا۔[57]

3۔ آپ ﷺ نے ابوبردہ کے لیئے چھ 6 ماہ بکری کے بچہ کی قربانی جائز فرمادی۔[58]

4۔ رسول کریم ﷺ نے ام عطیہ کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔[59]

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نام و کنیت کے جمع فرمانے کی اجازت دینا، حضرت عثمان غنی کو بغیر حاضری جہاد مال غنیمت کا حصہ عطا فرمانا۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے لیئے اپنی رعیت سے تحائف لینے کو حلال فرمانا۔ ایک صاحب کے لیئے بیع میں خیار غبن مقرر فرمانا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا کے لیئے عصر کے بعد دو رکعت نفل کا جائز فرمانا۔

اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم ﷺ کو تشریع لذاتہ اور تشریع لغیرہ کا منصب اور مقام و مرتبہ عطا فرمایاہے۔ رسول معظم ﷺ کا نطق وحی بھی شریعت ہے اور آپ ﷺ کا مطلقا نطق بھی سنت اور شریعت ہے۔ من جملہ اقوال، افعال، اور احوال جو سنت کے مفہوم میں ہوں تو وہ شریعت ہیں اور سنت بمعنیٰ سیرت ہو تو بھی سیرت شریعت ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ تشریعیہ اور تشریح احکام الٰہی کی ایک زندہ جاوید عملی تصویر ہے

تشریعیہ بصورت تخصیص

اللہ جل جلالہ، کا نازل کردہ قرآن کریم اپنی فصاحت و بلاغت اور جوامع الکلم کے لحاظ سے ہزاروں علوم و فنون کی اساسی تفصیلات کو فراہم کرنے میں اپنی مثال آپ ہے قرآن مجید میں ہر شے کا ذکر ہے۔ حتیٰ کہ خشک و تر کا ذکر ہے۔

اللہ جل جلالہ کا ارشاد مبارک ہے۔

"وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ "[60]

اس آیت میں رطب و یابس جو کا ذکر ہے ان الفاظ نے کائنات کے ذرہ ذرہ کو اپنے مفہوم میں سمیٹ لیاہے قرآن مجید کی جامعیت کا اندازہ لگایئے دو لفظوں میں کائنات کو اپنے اندر سمو لیاہے۔ قرآن مجید میں ہر شے کا بیان ہونے کے باوجود قرآن مجید ہر شے کی اساس اور اساسیت کو ہی بیان کرتا ہے قرآن مجید جزئیات کے درپے نہیں ہوتا ہے۔

قرآن مجید جب اساسی اصولوں کی ہی بنیاد فراہم کرتا ہے تو اس کی شرح، وضاحت اور توضیح کی ضرورت ہے۔ یہ بات آسان سی ہے قرآن مجید کی توضیح اور تفسیر وہی معتبر اور اعلیٰ ہو گی جو قرآن مجید کی صحیح منشاء اور مراد تک پہنچادے۔ قرآن مجید کی توضیح اور تفسیر سے وہ توضیح اور تفسیر اعلی ہے جو قرآن کی تفسیر قرآن سے ہوتی ہے۔ اس درجہ اعلیٰ کے بعد قرآن کریم کی تفسیر اور توضیح کا بلند و بالا منبع اور

---

[56] Aḥmab bin Muḥammad bin ḥanbal, Al-Musnad (Egypt: Dār al-ḥadīth, 1416. A.H), 15:168. Hadīth No. 20165.

[57] Muḥammad Manzūr Aḥmad FaiÃī, Maqām e Rasūl, 359.

[58] Muḥammad bin Ismā'īl Bukhārī, Al-Jāmi' Al-Saḥīḥ (Karachi: Nūr Muḥammd Kutub Khanah, 1961 A.D), 2:834.

[59] 'Abd al-Wahāb bin Aḥmad bin 'Ali Sha'rānī, Kashf al-Ghummah 'An Jamī' al-Ummah, 2:62.

[60] Al-An'ām 6:59.

درجہ سیرت مصطفیٰ ﷺ ہے۔ آپ ﷺ کی حیثیت اس لحاظ سے دو جہتیں اختیار کر جاتی ہے۔ قرآن مجید آپ ﷺ کے حکم کو نافذ العمل اور آپ ﷺ کو حاکم کہتا ہے۔

اس جہت سے آپ ﷺ شارع ہیں سیرت مصطفےٰ ﷺ قرآن مجید کی آیات طیبہ کی توضیح، وضاحت اور تفسیر کرتی ہے اس لحاظ سے آپ ﷺ شارع ہیں۔ قرآن مجید کے شارح ہونے کی حیثیت سے دراصل آپ ﷺ کی شارعیت ہی ہے۔ تشریعیہ بصورت تشریح کے مواد سے قرآن مجید کی آیات میں اول تا آخر غور و فکر کیا جائے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے مثال کے طور پر اللہ جل جلالہ نے قرآن مجید میں عبادت کا حکم دیا ہے صلوٰۃ نماز کا حکم قرآن میں متعدد مقامات پر بڑی تاکید کے ساتھ آیا ہے۔ مگر مفہوم صلوٰۃ، تعداد رکعات، اوقات صلوٰۃ، فرائض وواجبات، مستحبات، مکروہات، وغیرہ کا ادراک اور معرفت سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی کی محتاج ہے۔ زکوٰۃ ایک اہم رکن ہے۔ توزکوٰۃ کا مفہوم اور انفاق فی سبیل اللہ کا مفہوم، نصاب، مصارف زکوٰۃ، کی تفصیل اور معنیٰ ومفہوم ، سیرت مصطفیٰ ﷺ نے ہی واضح کیا ہے۔ روزہ کا ذکر اور فرضیت قرآن مجید میں ہے مگر اس کے احکام، سحری، اور افطاری کے اوقات کا واضح طور پر یقین سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی میں ہے۔ حج اور مناسک حج اور اس کی تفصیلی جزئیات کو سیرت مصطفیٰ ﷺ ہی نے واضح فرمایا ہے۔

جہاد کے احکام سیرت مصطفیٰ ﷺ کے ہی مرہون منت ہیں شہادتین عبادات، معاملات، مناکحات، قرآن مجید کی شد و مد شرح اور وضاحت سیرت مصطفیٰ ﷺ کی روشنی میں ہو سکتی ہے۔ قرآن مجید کی منشاء اور مراد آپ ﷺ کی شارحیت کے بغیر ناممکن اور محال ہے ۔ قرآن مجید میں آپ ﷺ شارحانہ حیثیت درحقیقت تشریعیہ کی حیثیت کا ایک دوسرا نام ہے۔

تشریحی حیثیت کی اقسام

رسول کریم ﷺ کی قرآن مجید سے تشریعی حیثیت اور اتھارٹی ثابت ہونے کے بعد آپ ﷺ کی قرآن مجید کے حوالے سے ایک حیثیت جو تشریعیہ ہے وہ تشریعیہ قرآن مجید کے تناظر میں تشریح کی صورت میں بھی ہے یعنی آپ ﷺ قرآن مجید کے شارح ہیں۔ قرآن مجید کی تشریح و توضیح اور تفسیر میں آپ ﷺ اتھارٹی ہیں قرآن مجید کی شرح وہ منظور و مقبول ہے جو آپ ﷺ کی حدیث اور سنت سے ثابت اور مذکور ہو۔

توضیح و تشریح اور تفسیر کے اعتبار اور حوالے سے سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کی شارح ہوتی ہے سیرت مصطفیٰ ﷺ سے قرآنی احکام کی صحیح منشا اور مراد واضح ہوتی ہے قرآنی احکام کی تفصیلات اور جزئیات متیقن کرنے میں سیرت مصطفیٰ ﷺ کو شارحیت کی حیثیت حاصل ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ کی شارحیت قرآن مجید کے مندرجہ ذیل امور میں ثابت ہوتی ہے۔

1۔ تخصیص العام

اصول فقہ کے اعتبار سے عام وہ لفظ ہوتا ہے جو لفظی اور معنوی اعتبار سے افراد کی ایک جماعت کو شامل ہوتا ہے۔

"والعام كل لفظ ينتظم جمعا من الافراد "[61]

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالی ہے؛

[61] Usūl al-Shāshī,

" اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ "[62]

اس آیت میں حد زنا میں زانی، اور زانیۃ کے مفہوم کی تخصیص اور ایک سال کے لیئے ملک بدری جیسے امور احادیث نے واضح کئے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید میں وصیت کا حکم ہے تو ایک تہائی حصہ جائیداد کی تخصیص حدیث سے ثابت ہوتی ہے۔

2۔ تقیید المطلق

مطلق وہ ہوتا ہے جس میں صرف ذات کا اعتبار کیا جاتا ہے کسی صفت کا اعتبار نہیں کیا جاتا ہے۔ جبکہ مقید میں ذات کے ساتھ صفت کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

قرآن مجید میں" فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ "[63]" وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ "[64]

تعدیل ارکان حدیث سے ثابت ہیں۔ ایسی ہی بہت ساری آیات جو اپنے اطلاق پر جاری ہیں ان کی قیودات احادیث سے جو ثابت ہوتی ہیں وہ احادیث آیات کی شارح ہیں سیرت مصطفیٰ ﷺ پورے قرآن کی شارح کی حیثیت رکھتی ہے۔

3۔ بیان المجمل

قرآن کریم میں بہت سارے احکامات کو اجمالی انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ احکام کی تفصیلات اور جزئیات کو مطلقا بیان نہیں کیا گیا ہے ۔ قرآن مجید میں صلوٰۃ کا ذکر ہے مگر صلوٰۃ کا مفہوم، تعداد رکعات، تفصیل اوقات، نماز کے فرائض، وجوبات، سنن، مستحبات، مکروہات، وغیرہ کو مطلقا نہیں بیان کیا گیا ہے۔ یہ سب امور احادیث سے ثابت ہیں۔

4۔ استثنیٰ

قرآن مجید میں احکامات بیان کئے گئے ہیں کہ مردار حرام ہیں لیکن حدیث نے مچھلی اور ٹڈی کو مستثنیٰ قرار دیا ہے وہ حلال ہیں۔ قرآن مجید میں حکم ہے کہ اپنے پاؤں کو دھوو حدیث نے مسح علی الخفین کا استثنیٰ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید کی حلت و حرمت کی طرح سیرت مصطفیٰ ﷺ بھی حلت و حرمت میں بحیثیت شارحیت اہم کردار ادا کرتی ہے۔

5۔ الزیادۃ

قرآن مجید میں زنا کی حد سو (100) کوڑے قرار دی گئی ہے۔ حدیث پاک سے اس سزا میں، تغریب عام، (جلاوطنی) کا اضافہ فرمایا ہے۔ مقصود یہ ہے کہ قرآن مجید کی بیان کردہ حد میں حدیث نے اضافہ کیا ہے اس بنا پر قرآن و حدیث کے درجات کے بیان میں تفاوت برتا گیا ہے۔ قرآن مجید کی بیان کردہ سزا کو حد قرار دیا جائے گا حدیث نے بحیثیت شارحیت جو تغریب عام (جلاوطنی) کا اضافہ فرمایا ہے اس کو تعزیرا یا سیاستا جائز قرار دیا جائیگا۔ قرآن مجید میں جمع بین الاختین آیا ہے اس حکم پر پھوپھی، بھتیجی، اور خالہ بھانجی کی ممانعت کا جو اضافہ ہے وہ حدیث نے اپنی اتھارٹی شارحیت کی حیثیت سے کیا ہے۔

[62] Al-Nūr 24:2.

[63] Al-Mā'idah 5:6.

[64] Al-Baqarah 2:43.

6۔توضیح المشکل

قرآن مجید فصاحت و بلاغت اور جوامع الکلم کا ایک سمندر بے کنار ہے۔ جس کے تھوڑے الفاظ میں علم و حکمت، معانی و مطالب اور مفہوم کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہوتا ہے۔ حدیث قرآن مجید کے مشکل مفہوم کی وضاحت کرنے میں اپنی حیثیت کو اجاگر کرتی ہے۔ قرآن مجید میں مشکلات قرآن ہیں جن کے منشاء و مراد تک پہنچنے میں بڑے بڑے صاحب علم و فضل بھی مراد اور منشاء تک پہنچنے میں پس ماندہ راہ نظر آتے ہیں۔ سحری کے وقت کو بیاض النھار اور سواد اللیل سے بیان کیا گیا تو اصحاب علم و فضل اس کی مراد کو پانے میں مشکل میں پڑ گئے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ نے اس مشکل کی توضیح اور تفسیر سے سب کو ساحل مراد تک پہنچا دیا۔ اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو قرآن مجید میں تشریعی کی جو حیثیت اور اتھارٹی دی ہے۔ وہ تشریعی قرآن مجید کی تشریح میں تخصیص کے روپ میں جلوہ گر ہوتی ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کی تشریح اور توضیح میں تشریعی کی حیثیت رکھتی ہے۔ سیرت مصطفیٰ ﷺ قرآن مجید کے معانی و مطالب اور اظہار مفہوم میں جو تخصیص کے روپ میں جلوہ افروز ہے وہ تخصیص دراصل آپ ﷺ کی تشریعی ہی ہے۔

خلاصہ ابحاث

اللہ جل جلالہ کے کلام پاک کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہ بات روشن ہو جاتی ہے کہ اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنے اوامر و نواہی، اخبار و بیان، اور دیگر اسلام کے دیگر معاملات میں اپنی نیابت تامہ سے سرفراز فرمایا ہے آپ ﷺ کی اطاعت اور فرمانبرداری کو اللہ جل جلالہ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے موسوم کیا گیا ہے جس سے سیرت کی طیبہ کی تشریعی حیثیت کی وضاحت اور حیثیت سامنے آجاتی ہے۔

تشریعی کے مفہوم کے حوالے سے دیکھا جائے تو تشریعی کا لفظ شرع سے ماخوذ ہے جو لغوی طور پر راہنمائی کرنا، بلند کرنا، پانی کے گھاٹ پر وارد ہونے کے علاوہ کئی مختلف معانی میں استعمال ہوتا ہے۔ تشریعی کے لغوی اور اصطلاحی مفہوم کا معنیٰ ہے، آئین اور قانون بنانا، اصول و ضوابط اور نظم و ضبط کے قوانین کی وصفیت آسان اور سادہ الفاظ میں تشریعی سے مراد قانون سازی اور وصفیت قانون ہے۔ تشریعی قانون سازی اللہ جل جلالہ، کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ اس ذات کے علاوہ کسی کو حق نہ پہنچتا ہے کہ وہ قانون سازی کر سکے۔ اس ذات کے علاوہ قانون سازی کرنے والا لازمی طور پر ادھر ادھر ہو سکتا ہے۔ تشریعی قانون سازی اللہ جل جلالہ کے پاس ہے اس کی عطا اور مہربانی سے اس کے برگزیدہ بندے اس حیثیت کو اس کے نائب اور خلیفہ ہونے کی حیثیت سے بروئے کار لاتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ، کے کلام کے بعد سیرت طیبہ کو تشریعی حیثیت حاصل ہے۔ اللہ جل جلالہ، نے اپنے رسول معظم ﷺ کو تشریعی حیثیت کے منصب پر فائز فرمایا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی اطاعت اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت ہے۔ قرآن مجید میں متعدد مقامات پر سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کا ذکر کیا گیا ہے، حلت و حرمت، پسند و ناپسند، اوامر و نواہی، اور اخبار و بیان میں سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کو بڑے واضح طور پر اجاگر کیا گیا ہے اور اس کو بڑے اچھوتے انداز میں سیرت طیبہ کی اس حیثیت کو اسوہء کاملہ، ذریعہ حب الٰہی، اور کامیابی و کامرانی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

رسول کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے خود بھی سیرت طیبہ کی تشریعاتی حیثیت کو احادیث مبارکہ اور سنت مبارکہ کی روشنی میں بڑے واضح طور پر بیان فرمایا ہے۔ احادیث نبویہ ﷺ اور سنت مبارکہ کے بیان سے یہ بات پایہء تکمیل تک پہنچ جاتی ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اختیارات کی روشنی میں تشریعاتی حیثیت کو بڑے احسن انداز میں بیان فرمایا ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کی زبان پر ترجمان کو وحی غیر متلو کا درجہ دے دیا گیا ہے ارشاد ربانی کے مطابق آپ ﷺ اپنی خواہش سے نہیں بولتے ہیں

بلکہ آپ ﷺ کا فرمان وحی کی حقیقت کا ترجمان ہے آپ ﷺ کا فرمان بھی وحی الٰہی کے مطابق ہوتا ہے اور اس کی ترجمانی کرتا ہے۔ قرآن مجید نے صرف اصول عطا فرمائے ہیں ان کی عملی صورت اور شکل سیرت طیبہ کی روشنی ہی میں اپنی تصویر بناتی ہے۔ سیرت طیبہ کے بغیر قرآنی احکامات پر عمل ناممکن ہو جاتا ہے اور بندہ گمراہی کے گڑھے میں جا گرتا ہے۔

امت محمدیہ ﷺ کے خدا رسیدہ اور برگزیدہ علمائے امت کے ارشادات اور کتب کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان کے نزدیک سیرت طیبہ ﷺ کی حیثیت مسلم ہے اور اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کو تشریعیہ کے ایک خاص منصب پر فائز کیا ہے۔ آپ ﷺ کو تشریحاتی حیثیت بھی حاصل ہے کہ آپ ﷺ شارع ہونے کے ساتھ ساتھ قرآن مجید اور شریعت کے شارع بھی ہیں۔ آپ ﷺ عبادات، معاملات، مناکحات، اور جنایات دین کے ہر شعبہ میں شارحیت --- اور شارعیت کی حیثیت سے قانون سازی کے مجاز ہیں۔ آپ ﷺ قران مجید کے اجمال کی تفصیل، مطلق کی تقیید، اور متشابہ کی وضاحت میں بھی کلی اختیار رکھتے ہیں تشریعیہ اور تخصیص --- کی من جملہ اقسام میں اللہ جل جلالہ، کی طرف سے آپ ﷺ کو قانون سازی کا مکمل اختیار حاصل ہے۔ اللہ جل جلالہ، نے تشریعیہ اسلامی کو گوناگوں اور لامحدود خصوصیات اور امتیازات سے نوازا ہے۔ تشریعیہ اسلامی کی یہ خصوصیات اور امتیازات دیگر شرائع میں نہ ہونے کے برابر ہیں اور اگر دیگر اسلام کے علاوہ دیگر ادیان کا مطالعہ کیا جائے تو ان ادیان کے قوانین اور اصول وضوابط میں تو معروضی کامیابی کی ضمانت کا بھی فقدان ہے۔